

ترجمة القرآن الكريم

رحمت و شفقت (قسط نمبر 4)

قرآنی: وما ارسلناك الا رحمة للعالمين: (الانبیاء: 107)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

قارئین کرام! مگر شہ کالم میں مذکورہ عنوان کے تحت اختصار سے تذکرہ کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ دیگر طبقات کی طرح بچپن کے لئے بھی بہت زیادہ شفقت و رحمت تھے۔ آج کی تحریر میں جو لوگوں کے لئے سرور کائنات علیہ الخیرہ والسلام کی خصوصی رحمت و شفقت کا تذکرہ کرنا مقصود ہے۔ اسلام سے قبل دور جاہلیت میں عورت کو انتہائی حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ وہ مردوں کے ظلم و ستم اور جبر و استبداد کا تختہ مشق بنی ہوئی تھی کہ اس کو درانت سے بھی محروم کر دیا جاتا تھا۔ سرور کائنات مجسم رحمت و شفقت ﷺ نے عورتوں کو تمام حقوق عطا فرمائے اور ہر لحاظ سے عورت کو واجب الاحترام قرار دیا۔ ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے عزت و تکریم عطا فرمائی اور ان کے حقوق کا بھی تعین فرمایا۔ مندرجہ ذیل احادیث رسول ﷺ سے اندازہ لگائے کہ عورت پر رحمت کائنات نے کس قدر شفقت فرمائی۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا وخيار کم خيار کم لسانہم (جامع ترمذی باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجہا) ترجمہ: سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔ اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیر کم خیر کم لاهلہ و انا خیر کم لاهلسی: (مشکوٰۃ المصابیح کتاب النکاح۔ باب عشرۃ النساء) ترجمہ: تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کا اپنی بیوی سے سلوک اچھا ہے اور میں اپنے اصل و عیال کے ساتھ حسن سلوک کے معاملے میں تم سب سے اچھا ہوں۔ چونکہ اکثر خواتین اور طفلیوں پر حساس، نرم دل اور جلد باز پیدا کی گئی ہیں اسلئے نبی کریم ﷺ نے انکی اس بے حساسی پر مردوں کو بھر کرنے اور ان سے اچھا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے بارے میں میری وصیت قبول کرو۔ کیونکہ وہ پہلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پہلی میں سب سے بڑی چیز اسکا اور والدہ حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو وہ اسے توڑ دے گا۔ اور اگر اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو گے تو وہ میری ہی رہے گی جس تم عورتوں کے معاملے میں میری وصیت قبول کرو۔ (مشفق علیہ: مشکوٰۃ المصابیح۔ باب عشرۃ النساء) رحمت و دعا عالم ﷺ کی مذکورہ وصیت پر عمل کرنے میں خوشگوار گھریلے زندگی کا راز مضمر ہے۔ جو مرد حضرات اسکے برعکس عورت کے ساتھ دھتیاں اور بے رحمانہ اور تشدد اندوز رویہ اختیار کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اس طرح وہ اسے سیدھا کر لیں گے وہ خام خیالی میں جکلا ہوتے ہیں اور ان کا گھر جہنم کہہ دیا جاتا ہے یا پھر طلاق کی وجہ سے اجڑ جاتا ہے اور اگر بچے بھی ہوں تو انکی زندگیوں الگ بر باد ہو جاتی ہیں۔ اسلئے مرد حضرات کو رعیتاً نہ سلوک کر کے ہونے اپنے گھر کو امن و سکون کا گوارہ بنانا چاہئے۔ اور ہمیشہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد یاد رکھنا چاہیے جو آپ نے چچہ الوداع میں عظیم الشان جمع میں فرمایا تھا: "انقوا اللہ فی النساء" کہ عورتوں کے معاملات میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمام اصل اسلام کو مذکورہ بالا احادیث پر عمل کرنے کی تلقین عطا فرمائے۔ آمین

ترجمة الحديث

شرم و حیاء کی اہمیت و فضیلت (قسط نمبر 3)

حدیث: عن جابر بن عبد اللہ قال لما بنيت الكعبة ذهب البني فلعلی رقتک ففخر الی الارض فطمحت عنہا الی السماء فقال ارنی ازارک فشدہ علیہ: (صحیح بخاری۔ کتاب الحج۔ باب فضل مکہ و بنیائہا)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب (جاہلیت کے زمانے میں) کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی تو آنحضرت ﷺ اور حضرت عباس (آپ کے چچا محترم) پتھر نکل کرنے لگے تو حضرت عباس نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ آپ اپنی چادر اتار کر کندھے پر ڈال لیجئے (آپ نے ایسا ہی کیا) برہنہ ہوتے ہی آپ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں آپ نے حضرت عباس سے فرمایا میری چادر، میری چادر۔ پھر آپ نے مضبوطی سے چادر باندھ لی۔ قارئین کرام! مذکورہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی شرم و حیاء کا تذکرہ ہے کہ آپ نبوت سے پہلے بھی برہنگی اور عریانی کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اور جو نبی آپ کا جسم مبارک برہنہ ہوا تو آپ بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں۔ اور ہوش میں آتے ہی اپنے جسم مبارک کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ نبوت کے بعد آپ کا یہ حال تھا جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ: کان رسول اللہ ﷺ ماشد حیاء من العزراء فی سجدہا (مشفق علیہ اریاض الصالحین۔ کتاب الادب) کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ برہنگی اور عریانی شرم و حیاء کے خلاف اور منافی ہے۔ اسلئے سرور کائنات ﷺ نے اس سے منع فرمایا: جیسا کہ ارشاد گرامی ہے "ایسا کم و التعمری فان معکم من لا یفارکم الا عند الغائط و حین ینفض الرجل الی اہلہ فاستحیوہم و اکرموہم: (جامع ترمذی باب ماجاء فی الاستنثار عند الجماع) ترجمہ: عریانی سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے مگر قضاء حاجت کے وقت یا اپنی بیویوں کے مخصوص تعلقات کے وقت تم ان (فرشتوں) سے حیاء کرو اور ان کی تکریم کرو۔ معلوم ہوا کہ شرم و حیاء کا تقاضا ہے کہ انسان ہر قسم کی برائی اور بے حیائی نیز فواحش و منکرات سے اپنے آپ کو بچائے لیکن یہ بات یاد رہے کہ حق بات کہنے اور شرعی مسائل کے پوچھنے اور علم کے حصول اور اساتذہ سے طلباء کو مسائل سمجھنے میں ہرگز حیاء اور شرم مانع نہیں ہونی چاہیے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ انصار صحابیات کی تعریف کرتی ہوئی فرماتی ہیں کہ "نعم النساء نساء الانصار لم یکن یمنعنہن النبی ان یتفقہن فی الدین" (بخاری، کتاب العلم) ترجمہ: کہ انصار کی عورتیں کس قدر راہچی ہیں کہ دین کے مسائل میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے میں انکو حیاء مانع نہیں ہوتی۔ حضرت امام بخاری نے حضرت مجاہد کا قول بیان فرمایا ہے "لا یتعلم العلم مستحی ولا مستکبر" (بخاری کتاب العلم) کہ جو شخص شرم و حیاء کرے اور جو غرور دار تکبر میں مبتلا ہو (استاذ کو کوئی اہمیت نہ دیتا ہو) وہ علم حاصل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام اصل اسلام کو شرم و حیاء کے زیور سے مزین فرمادے۔ آمین